مقتدی کے تشہد مکمل کرنے سے پہلے امام کھڑا ہوجائے یا سلام پھیر دے، تو مقتدی کیا کرے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ امام اگر قعدہ اولی میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو جائے یا قعدہ اخیرہ میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے سلام پھیر دے، تو دونوں صورتوں میں مقتدی پر تشہد مکمل پڑھنا لازم ہے یا مکمل کیے بغیر فوراً امام کی اتباع کرنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

قوانینِ شرعیہ کی رُو سے نماز کے فرائض و واجبات میں بغیر کسی تاخیر کے امام کی اتباع کرنا واجب ہے، لیکن اگر امام کی اتباع کرنے میں کسی واجب کا ترک لازم آتا ہو، تو وہاں مقتدی کے لیے حکم یہ ہوتا ہے کہ وہ پہلے اس واجب کو ادا کرے، پھر امام کی اتباع کرے، اور چونکہ تشہد کا مکمل پڑھنا بھی واجب ہے، لہذا دریافت کی گئی صورت میں امام اگر قعدہ اولی میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو جائے، تو اسے حکم ہے کہ پہلے تشہد مکمل کرے، پھر کھڑا ہو کر امام کی اتباع کرے، یونہی اگر قعدہ اخیرہ میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے ہی امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی پہلے تشہد (عبدہ و رسولہ تک) مکمل کرے، پھر سلام پھیرے، اور اگر مقتدی نے تشہد مکمل کر لیا اور درود پاک یا دعا پڑھ رہا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا، تو اب اسے حکم ہے کہ فوراً امام کی اتباع کرتے ہوئے سلام پھیر دے۔

خاتم المحققین علامہ محمد امین ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1252ھ) رد المحتار میں فرماتے ہیں: " أن متابعة الإمام في الفرائض والواجبات من غير تأخير واجبة، فإن عارضها واجب لا ينبغي أن يفوته بل يأتي به ثم يتابع، كما لو قام الإمام قبل أن يتم المقتدي التشهد فإنه يتمه ثم يقوم لأن الإتيان به لا يفوت المتابعة بالكلية، وإنما يؤخرها، والمتابعة مع قطعه تفوته بالكلية، فكان تأخير أحد الواجبين مع الإتيان بهما أولى من ترك أحدهما بالكلية" ترجمہ: فرائض و

واجبات میں بغیر کسی تاخیر کے امام کی متابعت واجب ہے، اگر امام کی متابعت کرنے میں کسی واجب کا تعارض پڑے، تو (مقتدی) اس واجب کو نہ چھوڑے، بلکہ اسے ادا کرے، پھر امام کی متابعت کرے، جیسے اگر مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے امام کھڑا ہو جائے، تو مقتدی تشہد مکمل کرے، پھر کھڑا ہو، کیونکہ تشہد مکمل کرنے میں امام کی متابعت بالکلیہ فوت نہیں ہو گی، بلکہ تشہد مکمل کرنے کی وجہ سے متابعت مؤخر ہو جائے گی، لیکن تشہد مکمل کیے بغیر امام کی متابعت کرنے کی صورت میں تشہد بالکلیہ فوت ہو جائے گی، پس دونوں واجبوں کی ادائیگی کے ساتھ کسی ایک واجب کی ادائیگی میں تاخیر کرنا، دونوں واجبوں میں سے کسی ایک کو بالکلیہ ترک کرنے سے بہتر ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، ج 2، ص 202، دارالمعرفہ، بیروت)

فقیہ النفس امام حسن بن منصور اوزجندی المعروف بقاضی خان رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 592ھ) فتاوی قاضی خان میں فرماتے ہیں: ”إذا قام الإمام إلى الثالثة قبل أن يفرغ المقتدي من التشهد فإن المقتدي يتم التشهد ثم يقوم و كذا لو سلم الإمام قبل أن يفرغ المقتدي من التشهد فإنه يتم التشهد ---لأن قراءة التشهد واجبة ولهذا يلزمه السهو بتركه ساهيا (ملتقطا)“ ترجمہ: جب امام مقتدی کے تشہد سے فارغ ہونے سے پہلے ہی تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا، تو مقتدی تشہد کو مکمل کرے، پھر کھڑا ہو، یونہی اگر مقتدی کے تشہد سے فارغ ہونے سے پہلے ہی امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی پہلے تشہد مکمل کرے (پھر سلام پھیرے) کیونکہ تشہد کا مکمل پڑھنا واجب ہے، اسی لیے تشہد بھولے سے چھوٹ جانے کی صورت میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔ (فتاوی قاضی خان، کتاب الصلاۃ، ج 1، ص 90، 91، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے فتاوی رضویہ میں سوال ہوا کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر مقتدی ابھی التحیات پوری نہ کرنے پایا تھا کہ امام کھڑا ہو گیا یا سلام پھیر دیا، تو مقتدی التحیات پوری کرلے یا اتنی ہی پڑھ کر چھوڑ دے؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہر صورت میں پوری کرلے، اگرچہ اس میں کتنی ہی دیر ہو جائے۔“

(فتاوی رضویہ، ج 7، ص 52، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

23 شوال المکرم 1443ھ/25 مئی 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے